فرمان رب العالمین

دین کو کھیل اور تماشہ بنانے والوں کا عبرتناک انجام

﴿وذرالذین اتخذوا دینھم لعباًولھواًوغرتھم الحیوۃ الدنیا وذکربہ أن تبسل نفس بما کسبت...﴾(الأنعام ۷۰)

ترجمہ:''اے پیغمبرؐ! جن لوگوں نے اپنے دین کوکھیل اور تماشا بنالیا ہے،اور دنیا کی زندگی نے ان کوفریب اور دھوکے میں ڈال رکھا ہے ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دے۔اور قرآن کے ذریعہ نصیحت کرتارہ،ایسانہ ہوکہ کوئی جان اپنے کئے کے بدل ہلاکت میں پڑجائے،(پھر)اللہ کے سوانہ اس کا کوئی حمایتی ہوگا اور نہ سفارشی،اوراگر وہ سب طرح کے فدیے دے تو بھی اس کی طرف سے قبول نہ ہوں،یہی ہیں وہ لوگ جو اپنے کیے کے بدل آفت میں پھنس گئے۔(یاہلاکت میں پڑگئے یاذلیل وخوار ہوئے) ان کو پینے کیلئے گرم کھولتا ہواپانی اور دردناک عذاب ہوگا! کیونکہ وہ دنیا میں کفرکرتے رہے''۔

قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیہ مبارکہ کی روشنی میں ماتمی اور میلادی جلوسوں اور مزارات پر ہونے والے عرسوں،میلوں اور ٹھیلوں کو کیانام دیا جائے؟ کیا انہوں نے دین اسلام کوکھیل اور تماشا بنا کرنہیں رکھ دیا؟ کیاانہوں نے شریعت محمدیؐ کو بازیچۂ اطفال نہیں بنادیا؟ ایسے لوگوں کواپنی حرکتوں سے باز آجانا چاہئے یا .... پھر قرآنی وعید کے مطابق آخرت میں عبرتناک انجام کیلئے تیار رہنا چاہئے۔العیاذ باللہ

فرمان رحمۃ للعالمین ﷺ

یہ''تیسری عید'' کہاں سے آئی؟

(عن أنس قال قدم النبی ﷺ المدینۃ ولھم یومان یلعبون فیھما، فقال: ماھذان الیومان؟ ...) (ابوداؤد)

ترجمہ:''حضرت انسؓ فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ (جب) مدینہ منورہ آئے (تو اس وقت) اہل مدینہ دو دن کھیل کود میں صرف کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا یہ دودن کیسے ہیں؟انصار نے عرض کیا:دور جاہلیت میں ہم ان دودنوں میں کھیلا کرتے تھے۔(یہ سن کر) آنحضرت ﷺ نے فرمایا:اللہ تعالیٰ نے آپ کوان کی بجائے ان سے بہتر عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دودن بدل دیئے ہیں''۔

درج بالا حدیث کے مطابق آنحضرت ﷺ نے اہل مدینہ کوان کی دوعیدوں کے بدل میں دواسلامی عیدیں (عیدالفطر وعیدالاضحیٰ) عطاء فرمائیں۔آپ ﷺ چاہتے تو تیسری عید (میلاد) منانے کا حکم بھی ارشاد فرمادیتے مگر..... آپ ﷺ نے اپنی وفات تک یوم (ولادت) منانے کی طرف اشارہ بھی نہ فرمایا... اس کے بعد آپ ﷺ سے بہت زیادہ سچی محبت رکھنے والے صحابہ کرامؓ،تابعین اور تبع تابعین نے بھی یہ دن منانے کیلئے تاریخ ولادت کی تعیین کیلئے کوئی کوشش نہیں کی۔یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی تاریخ پیدائش محفوظ نہیں ہے۔اسی لئے چودھویں صدی کے پیٹ پرست مولوی بھی شروع میں 12 وفات مناتے رہے مگر..... مگر جب وفات کے نام پر ان کے چونچلے پورے نہ ہوئے تو انہوں نے 12 ربیع الاول کو آدھا دن میلاد کی خوشی اور بقایادن وفات کی غمی میں تقسیم کردیا مگر.... اس سے خوشی کے رنگ میں بھنگ پڑتی تھی۔لہذا آہستہ آہستہ خوشی کے چونچلے وفات کے غم پہ غالب آتے گئے اور عام دنیاداری اصولوں سے بھی ہٹ کر (جہاں خوشی پہ غمی غالب ہوتی ہے) انہوں نے ثابت کردیا کہ ان کا مقصد ''عشق نبی'' کی آڑ میں دین کوکھیل اور تماشا بنانا تھا... سو وہ اپنے ''مقصد'' میں کامیاب ہوگئے... ''وھابی'' جائیں بھاڑ میں!! ان کے اس عمل سے عیسائی اور یہودی تو خوش ہوگئے جیسا کہ شاعر رسول حضرت حسان بن ثابتؓ نے آپؐ کی وفات کے موقع پر اپنے مشہور مرثیہ میں کہا

فرحت نصاری یثرب ویھودھا لما تواری فی الضریح الملحد

ترجمہ''کہ جب آپؐ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو یثرب کے عیسائیوں اور یہودیوں نے خوشی کے شادیانے بجائے''۔

ابلیس نے بھی ان کی آنکھوں میں کیسا دھول جھونکا کہ ایک تیر سے دوشکار کرلیے ۔ راضی رہے رحمان بھی اور خوش رہے شیطان بھی!!